OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2,July-Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0113, PP: 222-237

احادیث سحر کا مسئلہ عصمت انبیاء کے تناظر میں تحقیقی جائزہ

A Research Review of Ahadith Sehr in the context of the infallibility of the Prophets

Published:
03-12-2021
Accepted:
25-10-2021
Received:
25-09-2021

Muhammad Shafiq ur Rehman
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious studies, The University of Haripur
Email: professorshafiq313@gmail.com

Dr.Abdul Muhaimin
Assistant Professor, Department of Islamic and Religious Studies,The University of Haripur
Email: muhaimin74@gmail.com

Dr.Muhammad Ikramullah
Associate Professor, Department of Islamic and Religious Studies,The University of Haripur
Email: drmikramullah@gmail.com

Abstract

The existence of the effects of magic is proved by the Holy Qur'an, it can not be denied, but the question arises whether the effects of magic also affect the Prophets? It is narrated in many Ahadith the Holy Prophet Muhammad (PBUH) was effected by evil magic while magic was done. Now the basic question is that how did the magic happen and the existence of magic is against the glory of the Prophet, isn't it? There is a difference of opinion among the Islamic Scholars on the subject. In the lying article,after researching the correct sequence of sorcery in the context of ahadiths, it has been clarified that the effect of sorcery on the Prophets is a human requirement because sorcery is a disease like other diseases and it is not against the infallibility of the Prophets (Asmat-e-Anbya).

Keyword: *Ahadith-e-Sehr, Sorcery, effects, Holy Prophet, the infallibility of the Prophets*

تمہید

انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی کمالات عطا کرکے اپنی پیغام رسانی کے لیے منتخب کیا ہوتا ہے مقام اور مرتبے میں وہ فرشتوں سے افضل ہوتے ہیں مگر انہیں انسانوں کے لیے اسوہ حسنہ بننا ہوتا ہے اس لیے انھیں انسانوں میں سے منتخب کیا جاتا ہے اور وہ ان سارے احساسات اور ضروریات کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں جو انسانوں کو بتقاضائے بشریت لاحق ہو سکتے ہیں، انبیاء کرام

CC BY

پر بیماریوں کے اثرات کا ہونا متفق علیہ مسئلہ ہے اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں، لیکن انبیاء کرام پر جادو کا ہو جانا یہ ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے، بعض اہلِ علم جادو کو جسمانی عوارض شمار کرتے ہوئے اس کے اثرات انبیاء پر ہونے کو عین بشری تقاضا سمجھتے ہیں جبکہ اہلِ علم کی ایک جماعت سحر کے اثرات کا انبیاء پر ہونا عصمتِ انبیاء کے خلاف گردانتی ہے، ذیل میں اس مسئلہ کا تحقیقی پہلو پیش کیا جائے گا۔

سحر کی تعریف:

سحر کے لغوی معنی "اچکنے" کے ہیں، اور ہر وہ چیز جس کو ایسے مخفی طریقے سے حاصل کیا جائے کے اس کا ماخذ عام لوگوں کی نگاہ سے چھپا ہو۔

تاج العروس میں ہے: (كُلُّ مَا لَطُف مأْخَذُه ودَقَّ) فَهُوَ سِحْرٌ.[1]

ازھریؒ فرماتے ہیں: " السحر عمل تقرب فيه إلى الشيطان وبمعونة منه"[2]

کہ سحر ایسا عمل ہے جس میں شیطان کا قرب اور مدد حاصل ہوتی ہے۔چونکہ سحر ایک پوشیدہ اور خرق عادت چیز ہے۔ اس کی جامع اور متفق علیہ تعریف وتحدید مشکل ہے۔اسی لیے فقہا اور محدثین کا اس کی تعریف میں کافی اختلاف ہے۔

علامہ شامیؒ لکھتے ہیں :

هو علم يستفاد منه حصول ملكة نفسانية يقتدر بها على أفعال غريبة لأسباب خفية[3]

اس علم سے ایسا نفسانی ملکہ حاصل ہوتا ہے جس کے ذریعہ آدمی مخفی اسباب سے خلاف عادت کام کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

علامہ عینیؒ لکھتے ہیں :

وأما تعريف السحر فهو أمر خارق للعادة صادر عن نفس شريرة لا يتعذر معارضته۔[4]

سحر کہتے ہیں ایسا خرق عادت کام جو شریر آدمی سے صادر ہو اور اہل معرفت کیلیے اس کا معارضہ ناممکن نہ ہو۔

شراح حدیث نے اس کو نقل کیا ہے۔ صاحب قاموس الفقہ نے اس تعریف کی تحسین کی ہے۔[5]

جمہور عرب وعجم علما کے نزدیک جادو ایک حقیقت ہے۔اس کے ذریعے خلاف عادت کام واقع ہوتے ہیں۔معتزلہ، شافعیہ میں سے ابو جعفر استر اباذی، احناف میں سے ابوبکر رازی اور ظاہریہ میں سے ابن حزم اس کی حقیقت کے منکر ہیں۔وہ کہتے ہیں یہ محض تخیل اور نظر بندی ہے۔[6]

ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ اصل اختلاف اس میں ہے کہ کیا جادو سے چیز کی ماہیت تبدیل ہوتی ہے یا نہیں؟ جو علماء تخیل اور نظر بندی کے قائل ہیں ان کے نزدیک ماہیت تبدیل نہیں ہوتی اور جو حقیقت کے قائل ہیں ان کا اس بابت آپس مین اختلاف ہے۔اکثر علما کا کہنا ہے کہ اس سے سے صرف تاثیر تبدیل ہوتی ہے یعنی بیماری، جدائی وغیرہ۔دیگر کا یہ مسلک ہے کہ اس سے ماہیت بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔یعنی انسان کا جانور بننا وغیرہ۔

حافظؒ کہتے ہیں: اگر قدرت الٰہیہ کو دیکھا جائے تو کوئی اشکال نہیں بصورت دیگر یہ محل اختلاف ہے اس لیے کہ اکثر اس کے دعویدار اپنے قول پہ دلیل قائم نہیں کر سکتے۔

ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ جادو کی تاثیر میاں بیوی کی جدائی کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی اس لیے کہ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ[7]

ترجمہ: پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیزیں سیکھتے تھے جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی پیدا کر دیں۔

اگر اس سے زیادہ تاثیر ہوتی تو قرآن اس کو بھی ذکر کرتا۔علامہ مازریؒ فرماتے ہیں۔معقول بات یہ ہے کہ اس سے

زیادہ بھی اثرانداز ہو سکتا ہے۔اس لیے کہ آیت میں اس سے زائد کی نفی نہیں کی گئی۔[8]

حضور اکرم ﷺ پر جادو سے متعلق روایات

سیرت نبوی ﷺ میں ایک واقعہ یہ بیان ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر مخالفین نے جادو کیا اور یہ جادو کرنے والا لبید بن اعصم تھا، لبید بن اعصم کا نبی کریم ﷺ پر جادو کرنے کا واقعہ کئی صحابہ کرامؓ سے مروی ہے، ان میں حضرت عائشہؓ، حضرت زید بن ارقمؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہیں اور کئی تابعین سے مرسلاً بھی مروی ہے جن میں سعید بن مسیبؒ، عروہ بن زبیرؒ، عمر بن حکمؒ، یحییٰ بن یعمرؒ، زہریؒ، عمر مولیٰ غفرہ، اسماعیلؒ، عکرمہؒ اور یعقوبؒ شامل ہیں۔

حضرت عائشہؓ سے احادیث مروی ہیں جن میں حضور اکرم ﷺ پر جادو کا تذکرہ ہے، جیسا کہ ایک روایت میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي، لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: " يَا عَائِشَةُ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، أَتَانِي رَجُلاَنِ، فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ. قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ " فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلاَ اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: «قَدْ عَافَانِي اللَّهُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا» فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ[9]

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بنوزریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا حتی کہ (آپ ﷺ کا یہ حال ہو گیا کہ) آپ ﷺ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ جیسے ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ وہ کام (حقیقت میں) آپ ﷺ نے کیا نہیں ہوتا تھا۔ ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا کہ آپ ﷺ میرے پاس تھے لیکن آپ ﷺ نے دعا کی، پھر دعا کی، پھر کہا اے عائشہ! کیا تو جانتی ہے کہ جو بات میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کر رہا تھا وہ اس نے (اپنے فضل سے) مجھے بتلادی ہے میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے سر کی طرف بیٹھ اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ اب ایک دوسرے سے پوچھنے لگا کہ یہ بتاؤ کہ اس شخص کی بیماری کیا ہے؟ اس نے جواب دیا اس پر تو جادو ہوا ہے۔ پہلے نے پوچھا جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم نے کیا ہے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور سر میں (کنگھی کرتے ہوئے گرے) ہوئے بالوں اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں۔ پہلے فرشتے نے پوچھا یہ چیزیں لبید نے کہاں رکھی ہیں؟ دوسرے نے کہا زروان کنویں میں۔ پتہ لگنے پر آپ ﷺ اپنے بعض صحابہؓ کے ساتھ اس کنویں کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر واپس آئے تو کہا: عائشہ! اس کنویں کا پانی ایسا (رنگین) تھا جیسا مہندی کا نچوڑا ہوا پانی اور اس کنویں کے کھجور کے درختوں کے سر ایسے بھیانک تھے گویا شیاطین کے سر ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (کیا فائدہ) اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دے دی اب میں پسند نہیں کرتا کہ لوگوں میں شر پھیلاؤں۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو دفن کر دیا جائے تو وہ دفن کر دیا گیا۔

اسی طرح حضرت زید بن ارقمؓ سے سنن نسائی[10] میں اور حضرت ابن عباسؓ سے الطبقات الکبریٰ[11] تفصیلی روایات مروی ہیں۔

لبید بن اعصم کا تعارف

آنحضرت ﷺ پر جادو کرنے والے شخص لبید بن اعصم کی مختلف احادیث میں کئی صفات ذکر ہوئی ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

- بنوزریق کے یہود میں سے ایک یہودی تھا۔[12]

- یہود کا حلیف اور منافق تھا۔[13]
- وہ یہودی لڑکا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔[14]
- اہلِ کتاب میں سے ایک آدمی تھا۔[15]
- یہودی تھا[16] بنوزریق کا حلیف اور جادوگر تھا۔[17]
- زید بن ارقم کی روایات میں ہے کہ یہود کے ایک شخص نے جادو کیا۔
- حضرت عبداللہ بن عباسؓ[18] اور حضرت عائشہؓ[19] کی روایات میں ہے کہ لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا۔

لبید بن اعصم اصلاً یہودی تھا، خواہ اس نے ظاہراً اسلام قبول کیا ہو اور منافق ہو۔ یہود کے جس قبیلے سے اس کا تعلق تھا وہ قبیلہ انصار کے قبیلہ بنوزریق کا حلیف تھا کیونکہ بنوزریق انصار کے قبیلہ خزرج کی ایک مشہور شاخ ہے جو یہودی نہیں ہے۔

حضور اکرم ﷺ پر جادو کا دورانیہ

حضور اکرم ﷺ کتنے عرصہ تک جادو کے اثر میں مبتلا رہے ہیں اس سلسلے میں کتبِ حدیث میں مختلف روایات ملتی ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

ان عائشةؓ قالت: لبث رسول الله ﷺ ستة اشهر يرىٰ أنه ياتي أهله[20]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چھ ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس تشریف لانے سے رکے رہے۔

عن زيد بن أرقم أنه اشتكىٰ لذلك أياماً[21]

حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چند ایام اس کیفیت کی شکایت کی۔

عن يحيىٰ بن يعمر مرسلا حبس رسول الله ﷺ عن عائشةؓ سنة [22]

یحیٰ بن یعمرؒ سے مرسل روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لانے سے ایک سال تک رکے رہے۔

وفي رواية أبي ضمرة عند الاسماعيلي: فأقام أربعين ليلة[23]

محدث اسماعیلی کے نزدیک ابوضمرہ کی ایک روایت میں یہ شکایت آپ ﷺ کو چالیس رات تک رہی۔

تطبیق وترجیح

ایک سال تک کے لیے جادو کا اثر رہنے والی روایت یحیٰ بن یعمر سے جو منقول ہے، یہ کئی وجوہ سے ضعیف ہے:

- یہ حدیث مرسل ہے اور مرسل حدیث حجت نہیں ہوتی۔
- اس کی سند میں عطاء خراسانی ہے اور صدوق ہے بہت وہم کرتا تھا اور ارسال وتدلیس کرتا تھا۔[24] اور یہ روایت اس نے عن کے ساتھ بیان کی ہے (اور مدلس راوی کی عن کے ساتھ بیان کی ہوئی روایت ضعیف ہوتی ہے) اور پھر اس کی یہ حدیث دوسری احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے منکر بھی بنتی ہے۔
- جن روایات میں چھ مہینے اور چند دن کا دورانیہ منقول ہے ان دونوں میں جمع و تطبیق ممکن ہے وہ اس طرح کہ جادو کی ابتداء اور اس کے ختم ہونے تک کی مدت تو چھ مہینے ہو لیکن شدتِ جادو کی وجہ سے آپ ﷺ کی بیماری صرف چند دن ہو۔
- جن روایات میں جادو کا دورانیہ چالیس دن کا مذکور ہے، تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ چالیس کا عدد حضرت عائشہؓ کے بیان کردہ چھ مہینوں میں داخل ہے یا یہ کہا جائے کہ آپ ﷺ کی مرض وتکلیف کی دو قسمیں تھیں اول وہ ہلکی بیماری جو ابتداء ہی سے آپ ﷺ اپنے جسم میں کافی مدت سے محسوس کر رہے تھے جس کی وجہ

سے آپ ﷺ کھانے پینے اور ازواجِ مطہرات کے پاس آنے سے رک جاتے تھے۔ دوم شدید بیماری جس سے آپ ﷺ کی نگاہ پر بھی اثر ہو گیا۔ بیویوں کے پاس آتے جاتے لیکن اپنی بیماری کی حقیقت نہ جانتے تھے۔ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی عیادت بھی کرتے رہے۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

وَيُمْكِنُ الْجَمْعُ بِأَنْ تَكُونَ السِّتَّةُ أَشْهُرٍ مِنَ ابْتِدَاءِ تَغَيُّرِ مِزَاجِهِ وَالْأَرْبَعِينَ يَوْمًا مِنَ اسْتِحْكَامِهِ[25]

اس اختلاف کو اس طرح حل کیا جاسکتا ہے کہ آپ کے مزاج میں تغیر یا مرض شروع ہونے کی مدت تو چھ ماہ ہو لیکن بیماری کے شدید ہونے کی مدت چالیس دن ہو۔ کچھ دن تو بیماری اتنی شدید ہو گئی تھی کہ آپ ﷺ کی نگاہ پر بھی اثر ہوا اور صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی عیادت بھی کرتے رہے۔

اب اس طرح سے ان تمام مختلف اقوال کے درمیان تطبیق ہو جاتی ہے اور ظاہری اختلاف ختم ہو جاتا ہے اور حقیقتاً کوئی تعارض باقی نہیں رہتا۔

حضور اکرم ﷺ پر ہونے والے جادو کی کیفیت:

اکثر روایات میں وارد ہوا ہے کہ وہ جادو کنگھی، کنگھی کرتے وقت گرنے والے بالوں اور ایک نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں تھا اور مام بیہقی کی دلائل النبوہ میں حضرت عائشہؓ سے روایت مروی ہے کہ ایک شخص کنویں میں اترا تو اس نے کنویں کی تہہ میں سے رکھے ہوئے پتھر کے نیچے سے کھجور کے خوشے کا غلاف نکالا تو اس میں رسول اللہ ﷺ کی کنگھی اور آپ ﷺ کے بالوں کا وہ گچھا تھا جو کنگھی کرتے وقت گرتا ہے۔ اس میں موم سے بنی ہوئی نبی اکرم ﷺ کی مورتی تھی جس میں سوئیاں چبھودی گئی تھیں اور ایک تانت جس میں گیارہ گرہیں تھیں۔[26]

حضرت زید بن ارقمؓ کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جبرئیلؑ نے آکر کہا کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کے لیے جادو کی گرہیں لگا کر فلاں کنویں میں رکھ دیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ دو آدمیوں نے کھجور کا خوشہ نکالا تو اس میں گیارہ گرہیں تھیں۔[27] اور ایک اور روایت میں ہے کہ تانت میں گیارہ گرہیں تھیں۔[28] اور عمر بن حکم کی مرسل حدیث میں ہے کہ اس نے کنگھی اور کنگھی سے گرنے والے بال لے کر ان میں گرہیں لگا کر اس میں جھاڑ پھونک کرکے نر کھجور کے خوشے میں رکھ کر بنوزریق کے ذروان کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے رکھ دیا تھا۔[29]

ان مذکورہ روایت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس لیے کہ اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی کنگھی اور آپ ﷺ کی کنگھی کرتے وقت گرنے والے بال لیے، یہ تو ثابت ہے۔ ہوسکتا ہے اس شخص نے موم سے آپ ﷺ کی مورتی بنا کر اس میں سوئیاں لگا دی ہوں پھر ان میں جادو والا منتر جھاڑ پھونک دیا ہو۔ پھر یہ سب کچھ نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھ دیا ہو۔ یہ کام تو عام طور پر جادوگر کرتے ہی رہتے ہیں اگرچہ یہ روایت صحیح نہ بھی ہو بہرحال اس نے وہ جادو کا سامان ذروان کنویں کے پتھر کے نیچے رکھ گیا۔ یہ سابقہ روایات کی روشنی میں جادو کے وصف کی تفصیل ہے۔

حضور اکرم ﷺ پر ہونے والے جادو کا اثر:

حضور اکرم ﷺ پر جادو کے اثر کی نوعیت کئی روایات میں بیان ہوئی ہے ان میں سے کافی ایسی روایات ہیں جن میں حضرت عائشہؓ کا یہ قول موجود ہے کہ "حتی أنه ليخيل إليه أنه قد صنع الشئ وما صنعه" ان الفاظ سے دراصل کنایہ ہے کہ آپ ﷺ ازواج مطہرات کے ساتھ قربت نہ فرماتے اور ایسا محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ نے قربت فرمالی ہے۔ جیسا کہ دوسری روایات میں اس کی وضاحت ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ "سحر حتى كان يرى أنه ياتى النساء ولا ياتيهن" اور ایک لفظ اس طرح بھی وارد ہوا ہے "يخيل مليه أنه ياتى أهله ولا ياتى" مطلب یہی ہے کہ آپ پر جادو کا یہ اثر ہوا کہ آپ کے

خیال میں آتا کہ میں اپنی اہلیہ کے قریب گیا ہوں حالانکہ گئے نہ ہوتے تھے۔ یحییٰ بن یعمر کی مرسل حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے قریب آنے سے ایک سال تک روک دیے گئے۔ اب اس رکنے کی کیفیت کو قاضی عیاضؒ یوں بیان فرماتے ہیں:

وَقَالَ عِيَاضٌ يحْتَمل أَن يكون المُرَاد بالتخيل الْمَذْكُورِ أَنَّهُ يَظْهَرُ لَهُ مِنْ نَشَاطِهِ مَا أَلِفَهُ مِنْ سَابِقِ عَادَتِهِ مِنَ الِاقْتِدَارِ عَلَى الْوَطْءِ فَإِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْأَةِ فَتَرَ عَنْ ذَلِكَ كَمَا هُوَ شَأْنُ الْمَعْقُودِ[30]

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ "یخیل الیہ" کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ آپ کو اپنی عادت کے مطابق ایسا یقین ہوتا کہ اپنی بیوی سے صحبت کر سکیں گے جب آپ اس کے پاس جاتے تو جادو کی وجہ سے اس کام پر قادر نہ ہوتے بلکہ سست پڑ جاتے۔

جادو کا اثر آپ ﷺ کے بدن پر بھی ظاہر ہوا یعنی آپ ﷺ کی نظر پر اثر پڑا تھا جیسا کہ طبقات ابن سعد کے حوالے سے عمر بن حکم کی مرسل حدیث گزر چکی ہے اور طبقات کی یہ روایت بھی گزر چکی ہے کہ صحابہ کرام ﷺ نے اس وقت آپ ﷺ کی عیادت بھی کی۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث کے الفاظ "کان یدور ولا یدری ماوجعہ" یعنی آپ ﷺ مرض محسوس کرتے تھے لیکن اپنی بیماری کا سبب نہ جانتے تھے۔ بظاہر یہ جادو سے نظر متاثر ہونے کی وجہ سے تھا۔ اسی طرح جادو کا ایک اثر یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ سخت بیمار ہو گئے تھے اور بیویوں سے روک دیے گئے تھے کھانے پینے سے روک دیے گئے جیسا کہ ابن سعد کے ہاں ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے۔

سابقہ تمام احادیث سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پر جادو کا اثر صرف اپنی بیویوں کے پاس جانے، کھانے پینے اور نظر میں ہوا تھا اور ان امور کا تعلق عقل وذہن کے ساتھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی عقل بالکل صحیح سلامت تھی اور ذہن بھی درست تھا اور دوسرے امراض کی طرح جادو بھی ایک مرض ہے جو انسان کو لگ جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ پر جادو کا مکمل اثر نہیں ہوا تھا بلکہ کچھ مخصوص اثرات کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے جادو کا علاج

بیہقی میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس جبرئیل قرآن کی آخری دو سورتیں " قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ " اور " قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ " لے کر آئے اور کہا: اے محمد! " قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ " پڑھ کر ایک گرہ کھول دیں " مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ " پڑھ کر دوسری گرہ کھول دیں حتیٰ کہ پوری سورت بتائی۔ پھر کہا: " قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ " پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے جائیں اس طرح ساری گرہیں کھول دیں۔ اور زید بن ارقم والی حدیث میں یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو جادو کا سامان نکالنے کے لیے بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ جادو کی گرہیں کھولیں اور ایک ایک آیت بھی پڑھیں۔ حضرت علیؓ پڑھنے لگے اور گرہیں کھلتی جاتی تھیں حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ صحت یاب ہو کر کھڑے ہو گئے۔

حضرت جبرائیلؑ کا نبی اکرم ﷺ کے پاس آخری دو سورتوں کا لے کر آنا ان کے مکی ہونے کے منافی نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ احتمال ہے کہ حضرت جبرائیلؑ نے ان کے ذریعے آپ ﷺ کو دم کر کے آپ ﷺ کا علاج کر دیا اور ساتھ بتادیا کہ یہ سورتیں اس خبیث بیماری کا علاج ہیں۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ یہ سورتیں دوبارہ نازل ہوئی تھیں اگرچہ اس کا بھی امکان ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا جادو دور کرنے کے لیے معوذتین کے ساتھ دم کرنا ایک طریقہ علاج ہے۔

حدیثِ سحر پر وارد شبہات کا جائزہ

بعض حضرات کے نزدیک نبی اکرم ﷺ پر یہودی کے جادو کرنے کی حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ حدیث منصبِ نبوت کے منافی ہے۔ اسی طرح اس حدیث کو تسلیم کر لینے سے لازم آتا ہے کہ شریعت بھی مشکوک ہو کیونکہ

ہو سکتا ہے کہ آپ کے خیال میں آئے جبریلؑ وحی لے کر آئے ہوں حالانکہ جبرائیلؑ وحی لے کر نہ آئے ہوں؟ یا یہ خیال آئے کہ وحی آئی ہے حالانکہ کوئی وحی نہ آئی ہو۔[31]

نبی اکرم ﷺ پر جادو چل نہیں سکتا کیونکہ جادو تو کفر اور شیطانی عمل ہے جو نبی اکرم ﷺ تک پہنچ نہیں سکتا کیونکہ نبی کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور فرشتوں کے ذریعے آپ ﷺ کی سیدھا اور وحی کو شیطان سے محفوظ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ[32]

یہ بڑی باوقعت کتاب ہے جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے اور نہ اس کے پیچھے سے۔

جو لوگ احادیثِ سحر کو مانتے ہیں ان لوگوں کے نزدیک باطل سے مراد شیطان ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝۲۷[33]

وہ (اللہ) غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔

یعنی فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور وحی کو شیطان کی دخل اندازی سے محفوظ رکھتے ہیں۔[34]

اسی طرح قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کی حفاظت کے بارے میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ[35]

اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا۔

اس آیت سے محض اتنا مراد نہیں ہے کہ اللہ اپنے نبی کو تبلیغ کے رستے میں رکاوٹ بننے والوں سے ہی بچائے گا بلکہ جہاں ان کی جانی اذیتوں سے بچانے کا فرمایا گیا ہے وہاں ہی آنحضرت ﷺ کو ہر ایسے کام سے محفوظ رکھے گا جو شانِ نبوت اور شانِ رسالت کے خلاف ہو تاکہ وہ آپ کو ناقص عیوب کے ساتھ متصف کر کے متہم نہ کر سکیں۔ پس اگر آپ ﷺ پر جادو کے اثرات کا چل جانا ممکن ہوتا تو آپ ﷺ کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوتی۔

اسی طرح ایک شبہ یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگر جادو کا چل جانا ممکن ہوتا تو پھر معجزہ اور جادو کے درمیان امتیاز اور فرق ختم ہو جاتا اور جب معجزہ باقی نہ رہتا تو رسالت کی دلیل بھی ختم ہو جاتی۔ اور پھر جادو کے اثرات میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ سے کوئی کسی کام کے کرنے میں شبہ ہو جاتا کہ کیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ آپ ﷺ نے نہ کیا ہوتا تو آپ ﷺ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے اس میں بھی شبہ ہو جاتا ہے کہ آپ ﷺ سمجھتے کہ وحی کی جا چکی ہے اور وحی کی نہ گئی ہوتی تو اس طرح سارا دین ہی مشکوک ٹھہرتا ہے۔[36]

منکرین حدیث سحر کا یہ بھی کہنا ہے کہ خود قرآن کریم میں باری تعالیٰ نے ان لوگوں پر رد کیا ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر مسحور ہونے کا الزام لگایا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۴۷ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۴۸[37]

جبکہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم لوگ تو بس ایک سحر زدہ شخص کے پیچھے چل پڑے ہو، دیکھو! تم پر کیسے کیسے فقرے چست کر رہے ہیں۔ یہ لوگ کھوئے گئے ہیں، کوئی راہ نہیں پا رہے۔

اس آیت کریمہ میں باری تعالیٰ نے ان لوگوں کو ظالم کہا جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کی طرف سحر کی نسبت کی اور جادو کے ذریعے عقل کے خراب ہونے کی بناء پر آپ ﷺ کو مسحور شمار کیا، اس سے معلوم ہوا کہ نبی کو مسحور کہنا جائز نہیں اگر ایسا

کہنا جائز ہوتا توان لوگوں کو باری تعالیٰ ظالم وگمراہ نہ قرار دیتااور نہ ہی ان کو ملامت کی جاتی۔[38]

اسی طرح منکرین احادیثِ سحر کا یہ بھی کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سحر سے متعلق تمام احادیث اخبارِ احاد ہیں۔ یہ اخبارِ احاد یقینی دلائل واحادیث کا مقابلہ نہیں کر سکتیں، کیونکہ اگر ان اخبارِ احاد کی اسناد کو تسلیم کرلیا جائے تو ایسے دو متضاد بیانیوں کے درمیان موقف ٹھہر جاتا ہے جن کا بیک وقت تسلیم کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اس لیے کم بات یہی ہے کہ ان اخبار احاد کی اسناد کو دوسروں کے مقابلے میں تسلیم نہ کیا جائے۔ کیونکہ ایک طرف عصمت انبیاء اور منصبِ رسالت کا مسلم ہونا ہے جو کتاب وسنت اور عقلی دلائل سے ثابت ہے جبکہ دوسری طرف صرف اخبارِ احاد ہیں جو کتاب وسنت اور عقل کے معارض ومخالف ہونے کے ساتھ ساتھ قابلِ احتمال بھی ہیں۔[39]

منکرینِ احادیثِ سحر کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

1) جو سحر کی بالکلیہ نفی کرتے ہیں اور اس کے اثرات کے سِرے سے قائل ہی نہیں۔

2) جو سحر کے اثرات کے قائل ہیں، لیکن حضور اکرم ﷺ پر سحر کے اثرات نہیں مانتے۔

سحر کی بالکلیہ نفی کا تحقیقی جائزہ

ان میں سے پہلے گروہ کے متعلق توابن قتیبہؒ فرماتے ہیں:

وَنَحْنُ نَقُولُ: إِنَّ الَّذِي يَذْهَبُ إِلَى هَذَا، مُخَالِفٌ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَجَمِيعِ أَهْلِ الْكُتُبِ، وَمُخَالِفٌ لِلْأُمَمِ كُلِّهَا، الْهِنْدُ، وَهِيَ أَشَدُّهَا إِيمَانًا بِالرُّقَى، وَالرُّومُ وَالْعَرَبُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَفِي الْإِسْلَامِ، وَمُخَالِفٌ لِلْقُرْآنِ مُعَانِدٌ لَهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ[40]

ہم یہ کہتے ہیں کہ جس نے یہ مذہب اختیار کیا وہ مسلمانوں، یہودیوں، عیسائیوں اور تمام اہلِ کتاب کی مخالفت کرنے والا ہے بلکہ وہ تمام امتوں کا مخالف ہے، بلکہ ہندوستانی تو بہت ہی زیادہ دم اور جھاڑ پھونک پر یقین رکھتے ہیں، روم کا مخالف اور عرب کا جاہلیت اور اسلام میں مخالف ہے، اور وہ قرآن کا بھی مخالف ہے، اس شخص کی مخالفت اور عناد کی کوئی توجیہ وتاویل بھی نہیں ہو سکتی۔

علامہ مازری مالکیؒ فرماتے ہیں:

أهل السنة وجمهور العلماء (من الأمة) على إثبات السّحر وأن له حقيقةً كحقائق غيره من الأشياء الثابتة خلافا لمن أنكره ونَفَى حقيقته وأضاف ما يتّفق منه إلى خَيَالاتٍ باطلةٍ لا حقائق لها، وقد ذكره الله سبحانه في كتابه العزيز وذكر أنّه مما يتَعَلَّم، وذكر ما يشير إلى أنّه مما يكفَّر به وأنّه يفَرَّق به بين المرء وزَوجِه وهذا كلُّه مما لا يمكن أن يكون فيما لا حقيقة له وكيف يتعلّم ما لا حقيقة له.[41]

تمام اہل سنت اور جمہور علماء جادو کے اثبات پر متفق ہیں اور اس پر ان کا اتفاق ہے کہ جادو کی ایک حقیقت ہے بلکل اسی طرح جس طرح دیگر اشیاء کی حقیقتیں ہیں، برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے جادو کا انکار کیا اور اس کی کسی حقیقت کو ماننے سے منکر ہوئے اور اسے ایک ایسی اوہام وخیال قرار دیتے ہوئے اس کی حقیقت ماننے سے انکاری ہوئے۔ حالانکہ باری تعالیٰ نے جادو کا ذکر اپنی کتاب میں کیا اور یہ بتلایا کہ یہ سیکھا جاتا ہے اور اس طرف کی راہنمائی کی کہ یہ کفر ہے اور یہ بھی کہ بعضے جادو ایسے ہوتے ہیں جن سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے، یہ تمام اوصاف ایک بے حقیقت شے کے ہونا ممکن نہیں اسی طرح یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ایسی چیز کو سیکھا جائے جس کی کوئی حقیقت نہ ہو۔

جادو قرآن اور صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اس کا منکر مسلمانوں، یہودیوں، عیسائیوں بلکہ تمام امتوں کا مخالف ہے۔

قرآن کریم میں جادو کا تذکرہ موجود ہے اور یہ بھی ہے کہ یہ سیکھا جاتا ہے۔ اور اس کے سیکھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ بعض جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں اور قرآن میں جادو گرنیوں کے شر سے اللہ کی پناہ میں آنے کا حکم ہے۔

نبی کریم ﷺ نے جادو گر پر لعنت کی ہے اور اس کے قتل کا حکم دیا ہے اور جادو گر کی تصدیق کرنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے۔ اس امت کے سلف وخلف کے اہل علم کے ہاں یہ سب چیزیں ثابت ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں کی تکذیب کرتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہے، اگر اس کا انکار خفیہ (پوشیدہ) ہے تو وہ زندیق ہے اور اگر اعلانیہ ہے تو وہ مرتد ہے۔ جیسا کہ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ عامۃ الناس کے ہاں بھی جادو کے آثار معلوم ہیں ان کا انکار کرنا تو حق سے اعراض اور عناد ہی ہے، بلکہ اس قرآن کریم کی تکذیب ہے جس میں یہ وارد ہوا ہے کہ کہ بعض جادو میاں بیوی کے درمیان جدائی کا سبب بنتے ہیں۔ جادو کی علامات میں سے یہ بھی ہیں کہ وہ بدن میں درد یا بیماری داخل کردیتا ہے نیز شر برپا کرنا، دل میں محبت یا بغض وعداوت ڈالنا وغیرہ اس کی علامات اور آثار سے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی آثار ہیں جو کہ جادو کی دوسری قسموں کے لیے ثابت ہیں جیسا کہ شعبدہ بازیاں جو اس دور میں عامۃ الناس میں مشہور ومعروف ہیں۔

سحر کے آنحضرت ﷺ پر نفی کا تحقیقی جائزہ

دوسرا گروہ وہ ہے جو جادو کا بالکلیہ انکار نہیں کرتا البتہ نبی اکرم ﷺ پر جادو کیے جانے کا منکر ہے، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ ﷺحَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فعل الشئ وَمَا فَعَلَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ (الْحَدِيث) وَإِذَا كَانَ هَذَا مِن الْتِبَاس الأَمر عَلَى المَسْحُور فَكَيْف حَال النَّبِيّ ﷺ فِي ذَلِك وَكَيْف جَاز عَلَيْه وَهُو مَعْصُوم؟ فاعلم وفقنا اللَّه وَإِيَّاك أَنّ هَذَا الْحَدِيث صحيح متفق عَلَيْه وَقَد طَعَنَت فِيه المُلْحِدَة وَتَدَرَّعت بِه لِسُخْف عُقُولِهَا وتَلْبِيسِهَا عَلَى أَمْثَالِهَا إِلَى التَّشْكِيك فِي الشَّرْع وَقَد نَزَّه اللَّه الشَّرْع وَالنَّبِيّ عَمَّا يُدْخِل فِي أَمْرِه لَبْسًا وَإِنَّمَا السِّحْر مرض مِن الأَمْرَاض وعَارِض مِن العِلَل يَجُوز عَلَيْه كَأَنْواع الأَمْرَاض مِمَّا لَا يُنكَر وَلَا يَقْدَح فِي نُبُوَّتِه[42]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا یہاں تک کہ انہیں یہ خیال ہوتا کہ انہوں نے کوئی کام کرلیا ہے حالانکہ وہ کام آپ ﷺ نے نہیں کیا ہوتا، ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو خیال گزرتا کہ آپ ﷺ ازواج مطہرات کے ساتھ قربت فرما چکے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے ان سے قربت نہ فرمائی ہوتی (الحدیث)۔ (اعتراض یہ ہوتا ہے کہ) اگر مسحور پر معاملات ملتبس ہو جاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ پر جادو کیسے روا ہوسکتا ہے جبکہ وہ معصوم ہیں؟ تو خوب اچھی طرح سمجھ لو (اللہ ہمیں اور آپ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے) یہ حدیث صحیح ہے اور بخاری ومسلم کی روایت ہے۔ اس میں ملحدین نے طعن کیا ہے اور انہوں نے اپنی نادانی وبیوقوفی کی وجہ سے انکار احادیث کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اور شریعت کو جادو کے التباس سے محفوظ رکھا، جادو تو ایک بیماری ہے اور تکلیف دہ چیز ہے دیگر کی طرح۔ نبی پر جس طرح دیگر بیماریاں آسکتی ہیں جن کا نہ تو انکار کیا جاسکتا ہے اور نہ وہ نبوت پر قدغن ہے، اسی طرح جادو بھی اثر کرسکتا ہے۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر جادو کے اثرات سے متعلق احادیث میں طعن کرنے والے ملحدین ہیں، جبکہ اہل سنت اور جمہور کا موقف یہ ہے کہ جادو دیگر امراض کی طرح ایک مرض ہے، جس کے اثرات نبی پر ہوسکتے ہیں اور اس سے منصبِ نبوت پر فرق نہیں پڑتا۔

احادیث سحر عصمتِ انبیاء کے خلاف نہیں ہیں

حضرت موسیٰؑ کے بارے میں قرآن کریم میں آتا ہے کہ:

يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾[43]

ساحرین کے جادو کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو یوں معلوم ہوا کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں دوڑ رہی ہیں۔ موسیٰ جی ہی جی میں گھبرائے۔

حالانکہ وہ نہ تو سانپ بنی تھیں اور نہ ہی سانپوں کی طرح دوڑ رہی تھیں کیونکہ یہ کسی جادوگر کے بس میں نہیں ہے کہ وہ کسی بے جان چیز میں جان ڈال دے، جادو سے کسی چیز کی ماہیت تبدیل نہیں ہوتی چنانچہ اس کی وضاحت قرآن کریم کی ایک دوسری آیت سے ہوتی ہے:

سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾[44]

توجب انہوں نے پیش کیا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور ان پر دہشت طاری کر دی اور بہت بڑا کرتب دکھایا۔

ان آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر جادوگروں کے جادو کا اثر ہوا اور وہ اثر یہ تھا کہ وہ رسیاں جو جادوگروں نے پھینکی تھیں وہ اپنی اصلی حالت میں ہونے کے باوجود موسیؑ کو دوڑتی ہوئی نظر آرہی تھی جبکہ قرآن کریم میں سورہ اعراف کی آیت سے واضح ہوتا ہے کہ جادوگروں نے لوگوں کی نظروں پر جادو کیا تھا اور سورہ طٰہٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیؑ پر بھی اس جادو کا اثر ہوا۔ تو اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نبی پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے۔ جبکہ حضور اکرم ﷺ پر جادو کے اثر کی حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں:

وقال الإمام المازري: قد أنكر ذلك الحديث المبتدعة من حيث إنه يحط منصب النبوة ويشكك فيها، وإن تجويزه يمنع الثقة بالشرع، وأجيب بأن الحديث صحيح وهو غير مراغم للنص ولا يلزم عليه حط منصب النبوة والتشكيك فيها لأن الكفار أرادوا بقولهم مسحور أنه مجنون وحاشاه، ولو سلم إرادة ظاهره فهو كان قبل هذه القصة أو مرادهم أن السحر أثر فيه وأن ما يأتيه من الوحي من تخيلات السحر وهو كذب أيضا لأن الله تعالى عصمه فيما يتعلق بالرسالة، وأما ما يتعلق ببعض أمور الدنيا التي لم يبعث عليه الصلاة والسلام بسببها وهي مما يعرض للبشر فغير بعيد أن يخيل إليه من ذلك ما لا حقيقة له[45]

یعنی بعض مبتدعین نے اس حدیث (حدیثِ سحر) کا اس وجہ سے انکار کیا ہے کہ اس سے منصبِ نبوت میں انحطاط اور تشکیک پیدا ہوتی ہے اور اس کو تسلیم کرلینا شریعت کی ثقاہت کے لیے مانع ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور نصِ قرآنی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ کفار آپ ﷺ کو "مسحور" کہہ کر "مجنون" مراد لیتے تھے حالانکہ حاشا وکلا! آپ ﷺ مجنون ہرگز نہیں تھے۔ اگر بالفرض اس کی ظاہر مراد تسلیم کی جائے تو بھی کفار کا یہ قول واقعہ سحر سے پہلے کا ہے۔ یا پھر ان کی مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ وحی کا نام لے کر جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب جادو کے تخیلات ہیں، حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان امور میں معصوم بنایا ہے جن کا تعلق نبوت کے ساتھ ہے اور جن امور کا تعلق خالصتاً دنیاوی امور کے ساتھ ہے اور جو غرضِ نبوت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے، اور وہ ایسے امور ہیں جو انسانون کو پیش آتے رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ ناممکن نہیں ہے کہ آپ ﷺ کو بعض ایسی چیزوں کا خیال آئے جن کی حقیقت نہ ہو۔

اس صراحت کے بعد اگر یہ کہا جائے کہ احادیث سحر اس اصول کے خلاف ہیں نبی اپنے ہر کام اور تبلیغ میں معصوم ہیں، تو یہ احادیث سحر کو نہ سمجھنے کی بناء پر ہے۔ صحیحین کے تمام روایاتِ سحر میں سے کسی ایک میں بھی اس طرف کوئی اشارہ بھی نہیں ملتا ہے کہ نبی ﷺ اپنے تبلیغی کام میں معصوم نہیں ہیں، بلکہ تمام محدثین وشارحینِ حدیث اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ

سحر کا عارضی اثر ہونے کے باوجود آپ ﷺ کے تبلیغی کاموں میں ذرا برابر بھی خلل واقع نہیں ہوا۔

قال الإمام المازري رحمه الله مذهب أهل السنة وجمهور علماء الأمة على إثبات السحر وأن له حقيقة كحقيقة غيره من الأشياء الثابتة ... وهذا الحديث أيضا مصرح بإثباته وأنه أشياء دفنت وأخرجت وهذا كله يبطل ما قالوه... وقد أنكر بعض المبتدعة هذا لحديث بسبب آخر فزعم أنه يحط منصب النبوة ويشكك فيها وأن تجويزه يمنع الثقة بالشرع وهذا الذي ادعاه بعض المبتدعة باطل لأن الدلائل القطعية قد قامت على صدقه وصحته وعصمته فيما يتعلق بالتبليغ[46]

امام مازریؒ فرماتے ہیں کہ اہل السنت اور جمہور علماء امت کا مذہب یہ ہے کہ جادو ثابت ہے اور دیگر ثابت اشیاء کی طرح اس کی بھی ایک حقیقت ہے۔۔۔اور یہ (سحر والی) حدیث جادو کے اثبات کی تصریح کرتی ہے اور اس بات کی بھی تصریح کرتی ہے کہ جادو اشیاء پر مشتمل تھا جنہیں نکالا بھی گیا اور دفن بھی کیا گیا، یہ ساری تفصیل منکرین کی کہی گئی باتوں کو باطل ٹھہراتی ہے۔۔۔نئے نئے مذہب ایجاد کرنے والے مبتدعین نے اس (سحر والی) حدیث کا اس وجہ سے بھی انکار کیا ہے کہ ان کے خیال میں اس حدیث کو تسلیم کر لینے سے منصبِ نبوت میں انحطاط اور تشکیک پیدا ہوتی ہے اور شریعت سے اعتبار اٹھ جاتا ہے لیکن ان مبتدعین کا یہ دعویٰ اس لیے باطل ہے کہ امورِ تبلیغ میں آپ کی صداقت وراستبازی اور عصمت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ بعض امور دنیا جو انسانوں کو پیش آتے رہتے ہیں، ایسے امور کا نبی کو پیش آجانا بعد نہیں ہے۔

علامہ ابن القیمؒ فرماتے ہیں:

قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ: وَالسِّحْرُ مَرَضٌ مِنَ الْأَمْرَاضِ، وَعَارِضٌ مِنَ الْعِلَلِ يَجُوزُ عَلَيْهِ ﷺ، كَأَنْوَاعِ الْأَمْرَاضِ مِمَّا لَا يُنْكَرُ، وَلَا يَقْدَحُ فِي نُبُوَّتِهِ، وَأَمَّا كَوْنُهُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَلَمْ يَفْعَلْهُ، فَلَيْسَ فِي هَذَا مَا يُدْخِلُ عَلَيْهِ دَاخِلَةً فِي شَيْءٍ مِنْ صِدْقِهِ، لِقِيَامِ الدَّلِيلِ وَالْإِجْمَاعِ عَلَى عِصْمَتِهِ مِنْ هَذَا، وَإِنَّمَا هَذَا فِيمَا يَجُوزُ طُرُوُّهُ عَلَيْهِ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُ الَّتِي لَمْ يُبْعَثْ لِسَبَبِهَا، وَلَا فُضِّلَ مِنْ أَجْلِهَا، وَهُوَ فِيهَا عُرْضَةٌ لِلْآفَاتِ كَسَائِرِ الْبَشَرِ، فَغَيْرُ بَعِيدٍ أَنَّهُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ أُمُورِهَا مَا لَا حَقِيقَةَ لَهُ، ثُمَّ يَنْجَلِي عَنْهُ كَمَا كَانَ.[47]

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ جادو ایک مرض اور پیش آنے والی بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے، جو دیگر امراض کی طرح آپ ﷺ پر بھی واقع ہو سکتی ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی یہ آپ ﷺ کے مقامِ نبوت کے لیے عیب۔اور آپ ﷺ کو بعض کام (اتیان النساء) کے بارے میں خیال آنا کہ کر چکے ہیں حالانکہ نہ کیا ہوتا، تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جو آپ ﷺ کے صدق وسچائی میں خلل ڈالے کیونکہ اس پر کتاب وسنت کے دلائل اور امت کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ اس سے معصوم ہیں۔ یہ (تخییل) تو ایسے امورِ دنیوی میں سے ہے جن کا آپ ﷺ پر واقع ہونا جائز ہے اور آپ ﷺ کی بعثت ان امور دنیا کے سبب نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ ﷺ کی تفصیل ان امورِ دنیا کے مرہونِ منت ہے۔ آپ ﷺ کو بھی دیگر انسانوں کی طرح تکالیف پہنچ سکتی ہیں پس بعید نہیں ہے کہ آپ ﷺ کو امورِ دنیا میں سے ایسے امر کا خیال گزرے جس کی حقیقت نہ ہو اور پھر یہ دور ہو جائے جیسا کہ ہوا۔

علامہ حقیؒ تفسیر روح البیان میں واضح تحریر فرماتے ہیں:

وتأثير السحر فيه من حيث بشريته لا يقدح فى نبوته وانما يكون قادحا فيها لو وجد للسحر تأثير فى امر يرجع الى النبوة ولم يوجد ذلك كيف والله تعالى يعصمه من ان يضره أحد فيما يرجع إليها كما لم يقدح كسر رباعيته يوم أحد فيما ضمن الله له من عصمته فى قوله والله

يعصمك من الناس[48]

یعنی آپ ﷺ پر جادو کا جو اثر ہوا تھا وہ من حیث البشر تھا جو آپ ﷺ کی نبوت کے لیے قادح نہیں ہے۔ یہ اثر آپ ﷺ کی نبوت میں عیب تب بنتا اگر جادو کا اثر کسی ایسے کام میں واقع ہوتا جس کا تعلق خاص نبوت کے کاموں کے ساتھ ہوتا حالانکہ ایسا اثر نہیں پایا گیا۔ اور امورِ نبوت میں اثر ہو بھی کیسے سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس بات سے معصوم بنایا ہے کہ کوئی آپ ﷺ کو ایسا نقصان پہنچائے جس کا تعلق نبوت کے ساتھ ہو، جیسا کہ جنگِ احد میں آپ ﷺ کے دندان مبارکہ کا شہید ہو جانا آپ ﷺ کی نبوت کے لیے عیب نہیں ہے اور نہ ہی یہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے خلاف ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ وہ آپ ﷺ کو لوگوں سے بچائے گا۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

وَكَانَ غَايَةُ هَذَا السِّحْرِ فِيهِ إِنَّمَا هُوَ فِي جَسَدِهِ، وَظَاهِرِ جَوَارِحِهِ، لَا عَلَى عَقْلِهِ وَقَلْبِهِ، وَلِذَلِكَ لَمْ يَكُنْ يَعْتَقِدُ صِحَّةَ مَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ، بَلْ يَعْلَمُ أَنَّهُ خَيَالٌ لَا حَقِيقَةَ لَهُ، وَمِثْلُ هَذَا قَدْ يَحْدُثُ مِنْ بَعْضِ الْأَمْرَاضِ[49]

یعنی اس جادو کا زیادہ سے زیادہ جو اثر ہوا وہ بس آپ ﷺ کے جسم مبارک اور ظاہری اعضاء تک محدود تھا، آپ ﷺ کے دل ودماغ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کو ازواج کے پاس تشریف لے جانے کا جو خیال گزرتا تھا، آپ ﷺ خود بھی اس کو صحیح نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ ﷺ کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ محض خیال ہے جس میں کوئی حقیقت نہیں ہے اور بعض امراض میں ایسا ہو جاتا ہے۔

انبیاء کرام سے نسیان ہونا عین بشری تقاضا ہے خود قرآن کریم میں موجود ہے:

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا[50]

ہم نے تاکید کردی تھی آدم کو اس سے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا[51]

جب موسیٰ علیہ السلام اور ان کا رفیق سفر مجمع البحرین پر پہنچے تو وہ اپنی مچھلی بھول گئے۔

آپ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ[52]

اور آپ یاد کریں اپنے رب کو جب بھول جائیں۔

نیز آپ ﷺ کو ہی ارشاد فرمایا:

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝[53]

البتہ ہم پڑھائیں گے آپ کو، پھر آپ نہ بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے۔

آنحضرت ﷺ سے بھول کا ذکر خود احادیث میں موجود ہے، جبکہ احادیث میں کئی دیگر واقعات آپ ﷺ کے نسیان سے متعلق وارد ہیں، آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

انما انا بشر انسیٰ کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی[54]

بلاشبہ میں بھی بشر ہوں، جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں، پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ جب انبیاء سے سہو ونسیان ہو سکتا ہے اور آپ ﷺ سے بھی بھول اور سہو ونسیان کا امکان موجود ہے اور ایسا ہوا بھی ہے تو جادو ہو جانے سے فرق کیا ہوا؟ جو اعتراض جادو کے متعلق ہے وہی اعتراض جادو کے بغیر بھی موجود ہے، کوئی غیر مسلم کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے آپ وحی کے کسی حکم میں بھی بھول گئے ہوں یا دین کی کچھ باتیں بھول کر آپ نے بیان نہ کی ہوں۔ اس لیے جو جواب بھول کے بارے میں ہوگا جادو کے بارے میں بھی وہی جواب ہوگا۔ اور وہ جواب یہ ہے کہ دین اور تبلیغ دین کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمے لی ہوئی ہے لہٰذا اس میں کسی قسم کے نقصان یا کمی کا تصور غلط ہے۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾ [55]

ذکر کو ہم نے نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:

اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَقُرۡاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ۚ فَاِذَا قَرَاۡنٰهُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ؕ [56]

بے شک ہمارا ذمہ ہے اس کو جمع رکھنا تیرے سینے میں اور پڑھنا تیری زبان سے، پھر جب ہم پڑھنے لگیں فرشتہ کی زبانی تو ساتھ رہ اس کے پڑھنے کے۔ پھر بے شک ہمارا ذمہ ہے اس کو کھول کر بتلانا۔

لہٰذا کسی صحیح حدیث میں یہ کہیں نہیں ملتا کہ جب آپ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا تو اس کے اثر کی وجہ سے آپ کے اماورِ تبلیغ میں فرق آگیا تھا، یا آپ معاذاللہ قرآن غلط پڑھنے لگ گئے تھے، یا آپ نے فلاں نماز ترک کر دی تھی، یہ ساری بدگمانیاں منکرین حدیث کے اپنے ذہن کی پیداوار ہیں۔

نتیجہ بحث

اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ انبیاء پر سحر کے اثرات کا مرتب ہونا عصمتِ انبیاء کے خلاف نہیں۔ جادو کی حیثیت محض ایک بیماری کی ہے، جس طرح دیگر بیماریاں وامراض کے اثرات کا قبول کرنا تقاضۂ بشریت ہے اسی طرح جادو کے اثرات کا قبول کرنا بھی بشریت کی وجہ سے ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] زبیدی، محمّد بن محمّد بن عبدالرزّاق الحسینی، ابوالفیض، تاج العروس من جواہر القاموس، الناشر: دار الہدایۃ ج:۱۱، ص: ۵۱۴، مادہ "سحر"
Zubaidī, Muḥammad bin Muḥammd, Tāj al-'rūs min Jawāhir al-Qāmūs, (Dār al-Hidāyat), Vol:11,p:514

[2] افریقی، ابوالفضل، جمال الدین ابن منظور الأنصاری الرویفعی الإفریقی، لسان العرب، الناشر: دار صادر — بیروت، ج: ۴، ص: ۳۴۸
Afrīqī, Jamāl al-Dīn Ibn-e-Manẓūr, Lisān al-'rab, (Dār Ṣādar,Beriūt),Vol:04,P:348

[3] ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز، رد المحتار علی الدر المختار، الناشر: دار الفکر- بیروت، ج: ۱، ص: ۴۴
Ibn-e-'ābdīn, Muḥammad bin 'umar, Rad al-Muḥtār 'lā al-Dur al-Mukhtār, (Dār al-Fikar,Beriūt),Vol:01,P:44

[4] ابو محمد محمود بن احمد بدر الدین العینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، الناشر: دار إحیاء التراث العربی — بیروت، ج: ۲۱، ص: ۲۷۷
Abū Muḥammad bin Aḥmad, 'umdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, (Dār Iḥyā, al-turāth al-

'rabī, Beriūt), Vol:21, P:277

[5] بدر الدین العینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:۴، ص:۱۳۹

Badr al-Dīn al-'ainī, 'umdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Vol:04, p:139

[6] بدر الدین العینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:۲۱، ص:۲۷۷

Badr al-Dīn al-'ainī, 'umdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Vol:21, p:277

[7] البقرۃ، ۱۰۲

Al-Baqarat, Verse: 102

[8] ابن حجر، احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی الشافعی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، الناشر: دار المعرفۃ- بیروت، ج:۱۰، ص:۲۲۲

Ibn-e-Ḥajar, Aḥmad bin 'lī, Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, (Dār al-Ma'rifat, Beriūt), Vol:10, P:222

[9] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ج:۷، ص:۱۳۶

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Vol:07, P:136

[10] نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی، سنن النسائی، الناشر: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ – حلب، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۴۰۶ – ۱۹۸۶، ج:۷، ص:۱۱۲

Nisā,ī, Aḥmad bin Sho'aib, Sunan al-Nisā,ī, (Maktabat al-Maṭbū'āt al-Islāmiyat, Halb, 2nd Edition, 1406ah), Vol:07, P:112

[11] ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، الناشر: دار الکتب العلمیۃ - بیروت، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۱۰ھ، ج:۲، ص:۱۵۳

Ibn-e-Sa'd, Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Sa'd, Al-Ṭabaqāt al-Kubrā, (Dār al-Kutab al-'lmiyyat, Beriūt, 1st Edition, 1410ah), Vol:02, P:153

[12] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ج:۷، ص:۱۳۶

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Vol:07, P:136

[13] ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، ج:۲، ص:۱۵۲

Ibn-e-Sa'd, Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Sa'd, Al-Ṭabaqāt al-Kubrā, Vol:02, P:152

[14] بیہقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوۃ، الناشر: دار الکتب العلمیۃ – بیروت، الطبعۃ: الأولی - ۱۴۰۵ھ، ج:۷، ص:۹۲

Bayhaqī, Aḥmad bin al-Ḥusain, Dalā,el al-Nubowat, (Dār al-Kutab al-'lmiyyat, Beriūt, 1st Edition, 1405ah), Vol:07, P:92

[15] نسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، الناشر: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ – حلب، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۴۰۶ – ۱۹۸۶، ج:۷، ص:۱۱۲

Nisā,ī, Aḥmad bin Sho'aib, Sunan Al-Nisā,ī, (Maktab al-Maṭbū'āt al-Islāmiyat, Hulb, 2nd Edition, 1406ah), Vol:07, P:112

[16] نسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، ج:۷، ص:۱۱۲

Nisā,ī, Aḥmad bin Sho'aib, Sunan Nisā,ī, Vol:07, P:112

[17] ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، ج:۲، ص:۱۵۲

Ibn-e-Sa'd, Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Sa'd, Al-Ṭabaqāt al-Kubrā, Vol:02, P:152

[18] ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، ج:۲، ص:۱۵۳

Ibn-e-Sa'd, Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Sa'd, Al-Ṭabaqāt al-Kubrā, Vol:02, P:153

[19] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ج:۷، ص:۱۳۶

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Vol:07, P:136

[20] احمد، احمد بن حنبل، مسند امام احمد، ج:۶، ص:۶۳

Aḥmad, Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Imām Aḥmad, Vol:06, P:63

[21] نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی، سنن النسائی،، ج:۷، ص:۱۰۳

Nisā,ī, Aḥmad bin Sho'aib, Sunan Nisā,ī, Vol:07, P:103

22 عبدالرزاق، ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع، مصنف عبدالرزاق، ج:۸، ص:۳۰
'bd al-Razāq, Abū Bakar 'bd al-Razāq, Muṣanif 'bd al-Razāq, Vol:08,P:30

23 ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی، فتح الباری، ج:۱۰، ص:۲۲۶
Ibn-e-Ḥajar, Abū Al-Faḍal Aḥmad bin 'lī, Fatḥ al-Bārī, Vol:10,P:226

24 ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی، تقریب التہذیب، ص:۳۹۲
Ibn-e-Ḥajar, Abū Al-Faḍal Aḥmad bin 'lī, Taqrīb Al-Tahzīb, P:392

25 ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی، فتح الباری، ج:۱۰، ص:۲۲۶
Ibn-e-Ḥajar, Abū Al-Faḍal Aḥmad bin 'lī, Fatḥ al-Bārī, Vol:10,P:226

26 بیہقی، احمد بن الحسین بن علی بن موسی، دلائل النبوۃ، ج:۷، ص:۹۴
Bayhaqī, Aḥmad bin al-Ḥusain,Dalā,el al-Nubowat,Vol:07,P:94

27 ابن سعد، ابو عبداللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، ج:۲، ص:۱۹۷، ۱۹۸
Ibn-e-Sa'd, Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Sa'd, Al-Ṭabaqāt al-Kubrā,Vol:02,pp:197-198

28 بیہقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوۃ، ج:۶، ص:۲۴۸
Bayhaqī, Aḥmad bin al-Ḥusain,Dalā,el al-Nubowat,Vol:06,P:248

29 ابن سعد، ابو عبداللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، ج:۲، ص:۱۹۷
Ibn-e-Sa'd, Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Sa'd, Al-Ṭabaqāt al-Kubrā,Vol:02,P:197

30 ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی، فتح الباری، ج:۱۰، ص:۲۲۷
Ibn-e-Ḥajar, Abū Al-Faḍal Aḥmad bin 'lī, Fatḥ al-Bārī, Vol:10,P:226

31 الابی، صحیح مسلم مع شرحہ إکمال إکمال المعلم، ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت، ج:۶، ص:۷
Al-*bī, Ṣaḥīḥ Muslim, (Dār al-Kutab al-'lmiyyat, Beriūt), Vol:06,P:07

32 حم السجدۃ، ۴۲
Hāmīm al-Sajdat, Verse: 42

33 الجن، ۲۶-۲۷
Al-Jin, Verse:26-27

34 ابن قتیبہ، ابو محمد عبداللہ بن مسلم، تاویل مختلف الحدیث، الناشر: المکتب الاسلامی - مؤسسۃ الإشراق، الطبعۃ: الثانیۃ- ۱۴۱۹ھ، ص:۱۲۰
Ibn-e-Qutaibat, Abū Muḥammad 'bd Allāh bin Muslim, Tāwīl Mukhtalif al-Ḥadīth, (Al-Maktab al-Islāmī, Mū,ssisat al-Ishrāq,2nd Edition, 1419ah), p:120

35 المائدہ، ۶۷
Al-Mā,dat, Verse:67

36 علی حسب اللہ، اصول التشریع الاسلامی، ناشر: دار الشعور، اردو بازار، لاہور، ص:۷۲
'lī Ḥasb Allāh, Uṣūl al-Tashrīḥ al-Islāmī, (Dār al-Sha'ūr, Urdū Bāzār, Lāhore),p:72

37 الاسراء، ۴۷-۴۸
Al-Isrā,, Verse: 47-48

38 علی حسب اللہ، اصول التشریع الاسلامی، ص:۷۳
'lī Ḥasb Allāh, Uṣūl al-Tashrīḥ al-Islāmī,p:73

39 علی حسب اللہ، اصول التشریع الاسلامی، ص:۷۳
'lī Ḥasb Allāh, Uṣūl al-Tashrīḥ al-Islāmī,p:73

40 ابن قتیبہ، ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری، تأویل مختلف الحدیث، ص:۲۶۱
Ibn-e-Qutaibat, Abū Muḥammad 'bd Allāh bin Muslim, Tāwīl Mukhtalif al-Ḥadīth,p:261

41 مازری، ابو عبداللہ محمد بن علی بن عمر، المعلم بفوائد مسلم، الناشر: الدار التونسیۃ للنشر، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۹۸۸م، والجزء الثالث صدر بتاریخ

۱۹۹۱م. ، ج: ۳، ص: ۱۵۸

Māzrī Abū 'bd Allāh Muḥammad bin 'lī, Al-Mu'lm befawā,d Muslim,(Al-Dār al-Tayūnisyat Le Al-Nashr,2nd Edition, 1988ac), Vol:03,P:158

42 ابوالفضل القاضی عیاض بن موسیٰ، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ-وحاشیۃ الشمنی، الناشر: دار الفکر الطباعۃ والنشر والتوزیع، عام النشر: ۱۴۰۹ھ-۱۹۸۸م، ج: ۲، ص: ۱۸۰

Abū Al-Faḍal al-Qāḍī 'yāḍ, Al-Shifā beta'rīf Ḥoqūq al-Muṣṭafā, (Dār al-Fikar le al-Ṭibā'at wa al-Nashr wa al-Tawzī',Beriūt, 1409ah), Vol:02,P:180

43 طٰہٰ، ۶۶-۶۷

Ṭāḥ, Verse: 66-67

44 الاعراف، ۱۱۶

Al-Āerāf, Verse: 116

45 شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسی، تفسیر الالوسی = روح المعانی، الناشر: دار الکتب العلمیۃ - بیروت، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۱۵ھ، ج: ۱۵، ص: ۵۲۱-۵۲۲

Shahāb al-Dīn Maḥmūd bin 'bd Allāh, Rūḥ al-M'ānī, (Dār al-Kutab al-'lmiyyat, Beriūt, 1st Edition, 1415ah), Vol:15,pp:521-522

46 نووی، ابوزکریا محیی الدین یحییٰ بن شرف النووی، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، ج: ۱۴، ص: ۱۷۴

Nawvī, Abū Zakariyā Muḥay al-Dīn Yaḥyā bin Sharf, Al-Minhāj Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim bin al-Ḥajjāj, Vol:14,P:174

47 ابن القیم الجوزی، محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد، الطب النبوی لابن القیم، الناشر: دار الہلال—بیروت، ص: ۹۳

Ibn al-Qayyam al-Jawzī, Muḥammad bin Abī Bakar, Al-Ṭib al-Nabwī, (Dār al-Hilāl, Beriūt), p:93

48 إسماعیل حقی بن مصطفیٰ الإستانبولی الحنفی الخلوتی، روح البیان، الناشر: دار الفکر - بیروت، ج: ۱۰، ص: ۵۴۳

Ismā'īl Ḥaqī bin Muṣṭafā, Rūḥ al-Bayān, (Dār al-Fikar, Beriūt), Vol:10,P:543

49 ابن القیم الجوزی، محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد، الطب النبوی لابن القیم، ص: ۹۴

Ibn al-Qayyam al-Jawzī, Muḥammad bin Abī Bakar, Al-Ṭib al-Nabwī, p:94

50 طٰہٰ، ۱۱۵

Ṭāhā, Verse:115

51 الکہف، ۶۱

Al-Kahf, Verse: 61

52 الکہف، ۲۴

Al-Kahf, Verse: 24

53 الاعلیٰ، ۶-۷

Al-A'lā, Verse: 6,7

54 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ج: ۱، ص: ۸۹

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Vol:01,P:89

55 الحجر، ۰۹

Al-Ḥijar, Verse: 09

56 القیامہ، ۱۷-۱۹

Al-Qiyāmat, Verse: 17-19